

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

حسب ذم علماء کرام نے تائید کی ہے

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

ا! الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، آمين

حسب ذم علماء کرام نے تائید کی

ابوالستین زین العابدین بر حجتی (۱)

مولانا محمد عفان سلسلی صدر مدرس مدرسہ نجم الدین آستانہ (۲)

مولانا محمد عبد الجبید صدر المدرسین مدرسہ صالح ڈانگا (۳)

مولانا ابو بکر باروئی مدرس اول مدرسہ اصلاح اسلامیہ سیاپور۔ پورنیہ (۴)

مولانا عبد الصتا ر حسانی مدرس مدرسہ اصلاح اسلامیہ ٹانڈا۔ (۵)

مولانا عبد التواب مدرس مدرسہ مظہر العلوم۔ پٹیاں۔ (۶)

مولانا فضل حق مجید شمس پوری مغربی دیناںچ پور۔ (۷)

مولانا محمد اسحاق سلفی مدرس مدرسہ تنظیم اسلامیہ۔ (۸)

خطیب بھٹی (۹)

مولانا محمد واؤ دراز

جامع المحتول والمستول حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب آروی صدر آل انبیاء اہل حدیث کافنزنس نے حسب ذم علماء کافنزنس میں صرف جواب عنایت فرمایا، جوابات مثلثہ صحیح میں صرف جواب نمبر تین میں اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ انگریزوں اور سکھوں کے مظالم کے استیصال کیلئے جو مرکوز قائم کیا گیا تھا، اس کی جائے وقوع صردہ نہدوستان سے باہر آزاد قبائل میں تھی، اور آزاد قبائل کے علاقہ بندہ نہدوستان و خراسان کے درمیان واقع ہے، اس علاقہ کو خراسان کہنا یا توپر لے درجے کی سادہ لوحی ہے، یا انہانی عیاری تاکہ خراسان کے متعلق خود حدیث آئی ہے، اس کو اس علاقہ پر پھیپھا کر کے عام کوپنے دام تزویر یہی پھنسایا جائے اس لیے خراسان کے ہمیشہ سلطنت ایران کا حصہ رہا ہے، اور آج بھی ہے، آزاد قبائل سے خراسان کا علاقہ بہت ہی دور ہے، اور دونوں کے درمیان افغانستان کا لیکھ حائل ہے۔ اللهم احظنا من هذه الكتاب تکہ عبد الوہاب آروی مولانا ابو مسعود قمر بنارسی بجزل سیکھڑی صوبائی اہل حدیث کافنزنس صوبہ یو۔ نے حسب ذم علماء کافنزنس میں عرض ہے کہ توحید و سنت کی تبلیغ اور خاص طور سے اس دہریت کے زمانہ میں بہت ضروری ہے، اس حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے، ((لغواعنی و کوایتی)) (خماری شریف) اس قسم کی تبلیغ انفرادی حیثیت سے کی جاسکتی ہے اور اجتماعی حیثیت سے بھی، اجتماعی تبلیغ کیلئے جو منظہ مجلس کا صدر ہو اس لفظ امیر سے یاد نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ شرعی حیثیت سے امیر وہی ہو سکتا ہے، جو شرعی امور کو شرعاً طاقت سے جاری کر سکے، جو ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کو امیر ہی نہیں ہونا چاہیے، ورنہ وہ طبرانی کی روایت کے مطابق ملعون ہوا، جس طرح سفر کے لیے ایک عارضی امیر ہوتا ہے، اسی طرح محل منظر کے لیے صدر بنا لے تو میرے نزدیک یہ خدا شہ جاتا ہے، اگر اس اصدر یا سردار آمد و خرچ کو محل منظر یا جماعت کے سامنے جان بلوحی کو اور بغیر کسی عذر شرعی کے نہیں پوش کرتا تو لیے صدر یا امیر کو ضرور علیحدہ کر دینا چاہیے، ورنہ اس گناہ میں سب شریک ہوں گے، اور غلط فہمی بھی اس لیے اس سے پہنچا ہستہ ہے سفر کے امیر کی طرح اگر کیہاں بھی امیر ہی نام رکھا جائے، تو صدر کا لفظ اس قسم نہ کیا جائے، تو بھی جائز ہے۔

انگریزوں کی حکومت کے وقت زکوٰۃ و خیرات کی جو رقم بفرض بندہ نہدوستان سے باہر آزاد قبائلی علاقہ میں بھیجا تھی، اور اس کو شریعت کی رو سے اجازت نہیں تھی، جادو فی سیبل ۲: اللہ (جو جنگ کرنے کی جانے) کے لیے باقتیار و صاحب طاقت امیر ہو، اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی خلافت کے لیے جہاد کرے، تو اس وقت مالی امداد کرنا ہمارا فرض ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے، تو ہمیں ہرگز امنیت زکوٰۃ و خیرات کو اس باطل و ہم و خیال سے بچنا چاہیے، ورنہ وہ زکوٰۃ خیرات عند اللہ مقبول نہ ہو گی، یہی شرعی حیثیت اس وقت تھی، جب ہم انگریزوں کے غلام تھے، اور اب تو ہم بندہ نہدوستانیوں میں مسراہ دیں، اور یہاں پر ہم سب بندہ نہدوستانیوں کی مشترکہ حکومت ہے، اور ایسی حالت میں تو اور بھی جائز نہیں، والله اعلم بالاصوات۔

(رقم حاجزاً لـ مسعود قمر بنارسی مجلہ سماہیہ پذندوی ضلع مراد آباد لہو۔ پ)

تو پھیجی:... جادا صرف توارے سے بھی نہیں ہوتا، بلکہ جادا کا معنی کوشش کرنا ہے، زبان سے ہویا تحریر ہے، یا تلوار وغیرہ سے یہ ایک لحاظ سے جادا ہے، اور جادا کی شیکوں پر مال کو شکری تھی، اور صرف قرآن و حدیث کی (نصوص سے ثابت ہے، یہ ان لوگوں کے جادا کا تیجہ ہے، کہ آج بندہ نہدوستان کا کچھ آزاد ہے، لہذا امن الاعمال بالیات کے مطابق ادا نگلی زکوٰۃ و خیرات کی مولانا اساعلی صاحب گوجرانوالہ جو ایک مشورا اہل حدیث عالم ہیں، اس وقت مغربی پاکستان میں اہل حدیث کافنزنس کے جزل سیکھڑی ہیں، ان سے بھی خراسان کے متعلق فومنی طلب کیا گیا تھا، اور الحکایا کہ اگر کوئی پہنچ خراسان کے امیر کا نائب بننا کا ہے، تو کیا کرنا چاہیے۔ تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اس کا انہوں نے حسب ذم جواب دیا۔

اجواب:... مدعا نیابت داشتی میں تو نیابت کیے ہوئے تھے، خراسان میں فوج کی کوئی خلافت کا مدعی بھی نہیں تو نیابت کیے ہوئے تھے، اسی علاقوں میں آج کل بے دینی روز بروز بڑھ رہی ہے، یا اسے کوئی عیار جس نے شکم پروری کے

لیے عموم کو دھوکہ دینا شروع کیا، اسے ایک کوڈی بھی نہیں دینی چاہیے، تاکہ حساب کی ضرورت ہی نہ رہے، شرعاً یہ اموال کا حساب رکھنا ضروری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ لپڑے اعمال سے حساب لیتتے، حضرت عمر سے لوگ حساب پیدھا کرتے تھے، اور سر محفل پیدھا کرتے تھے، الموجید قاسم ابن سلام قاضی ابو یوسف نے اخراج میں لیے واقعات لکھے ہیں، محمد اسماعیل گورنال چاہ شاہان نوٹ : ... غلام رسول مہر نے سعید احمد شید کے حالات میں ایک کتاب چار جلدوں میں لکھی ہے، آخر جلد میں صفحہ نمبر ۱۱۰ پر لکھا ہے، کہ مولانا سلیمان گورنال کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ اس جماعت کے آخر زمانہ کے اکثر حالات ہمیں ان کے ذریعے معلوم ہوئے بغیر اس کے جو نظر انہوں نے جواب میں لکھا اس کا دام اس شہادت کے بعد اس کی قیمت اور پڑھ جائے تو ہے تیرا اس علاقہ کے وہ بالکل قریب بستے ہیں، اور وہاں سے بتنی واقعیت ان (کوہوگی کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتی۔ (المرسل شمس الدین۔ عبد اللہ بور ضلع سختاں پر گنہ) (انبار تہجان و ملی جلد نمبر ۲، ۱۹۶۰ء میں جلد ۱۵، ۱۹۶۰ء)

حدماً عندِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ باصوات

فتاویٰ علمائے حدیث

335-333 ص 7 جلد

محمد فتویٰ

